مسلمان بادشاہوں میں قرآن کا ادب

حدیث پاک میں آتا ہے کہ" جو لوگ ادب کا خیال نہیں رکھتے سنت کی محرومی میں مبتلا ہو جاتے ہیں، جو سنت کی محرومی میں مبتلا ہو جاتا ہے ۔ فرائض کی حفاظت مشکل ہو جاتی ہے ..... الآخر

آج کل قرآن کریم کے ادب کے بارے میں غفلت برتی جاتی ہے ایک زمانہ تھا کہ ہمارے بادشاہ اور سلاطین تک اس کا بے حد اہتمام رکھتے تھے ۔

مندرجہ ذیل واقعہ تاریخ مکہ جلد دوم تالیف محمد طاہر الکردی المکی کا ترجمہ ہے۔ جس سے اندازہ ہوگا کہ ع

وہ زمانے میں عزت والے تھے صاحب قرآن ہو کر

ترجمہ :۔ سب سے پہلے جس نے خادم الحرمین کا لقب اختیار کیا وہ سلطان سلیم خان، جو کہ سلطنت عثمانیہ ترکیہ کے سلطان تھے۔ جب وہ عرب ممالک میں داخل ہوتے اور الحجاز ان کی حکومت میں آیا تو لوگ انہیں محافظ الحرمین شریفین کے خطاب سے پکارنے لگے ۔ جو کہ انہیں ناپسند ہوا اور کہا ان کا محافظ تو اللہ عز شانہ ہیں، میں تو خادم الحرمین الشریفین ہوں اللہ تعالےٰ رحم فرمائے سلاطین عثمانیہ پر وہ حرمین کی حرمت پہچانتے تھے ۔ وہ یہاں کے رہنے والوں کا بے حد ادب کرتے تھے ان کے لیے ماہوار وظیفے مقرر کر رکھے تھے اس کے علاوہ حج کے موسم میں نذرانے انہیں ذمہ داروں کی وساطت سے دیئے جاتے تھے ۔

کہتے ہیں کہ اس زمانے میں لوگ اپنے گھر کعبہ سے اونچے نہیں بناتے تھے اور یہ کعبہ کے احترام کی وجہ سے تھا جیسا کہ امام ازرقی نے لکھا ہے۔ پہلے زمانہ کے لوگ آداب کا بے حد خیال رکھتے تھے۔ کہتے ہیں ایک دفعہ بادشاہ سونے کے لیے اپنی خواب گاہ میں داخل ہوتے اپنے بستر کے پاس دیوار پر قرآن نامناسب جگہ پر لٹکا ہوا دیکھا تو ادب کی وجہ سے ساری رات سو نہ سکے۔ ابن حجرؒ فرماتے ہیں ہمارے اسلاف میں بادشاہوں اور سلاطین کا ادب کا یہ حال تھا۔ خیال کریں اس وقت کے صلحاء وعلماء کا کیا حال ہوگا۔

حکومتی اداروں کو دینی لٹریچر کے فروغ پر خصوصی توجہ دینی چاہیئے

عربی کے مشہور شاعر متنبی کے شعر کا مصرعہ ہے وخیر جلیس فی الزمان کتاب کہ بہترین دوست زمانے میں کتاب ہے یہ بات شک وشبہ سے بالاتر ہے کہ حصول علم کے لیے تین چیزیں بنیادی اہمیت کی حامل ہیں استاد، مدرسہ، کتاب، ان تینوں اشیاء کے بغیر علم کا تصور کرنا گویا محال ہے عصر رواں علم اور روشنی کا دور ہے یعنی مختلف علوم وفنون اور سائنس وٹیکنالوجی کی روز افزوں ترقی انسان کو ورطہ حیرت میں ڈال رہی ہے اندریں حالات علمی میدان میں پستی انتہائی معیوب چیز شمار کی جاتی ہے ہم دیکھ رہے ہیں کہ یورپین اقوام گو کہ اخلاقی لحاظ سے گراوٹ کی طرف جارہی ہیں مگر مادی لحاظ سے انہوں نے علم وفن کے اوج ثریا میں قدم رکھا تھا اور مزید ترقی

کی طرف رواں دواں ہے چاہیئے تو یہ تھا کہ مسلمان اس کارزار حیات میں سب سے مقدم ہوتے جیسا کہ ان کے اسلاف اور بزرگوں کا یہ وطیرہ رہا ہے لیکن انہوں نے اپنے آبا و اجداد کی میراث کو چھوڑا اور آج غیر قومیں ہمارے علمی ورثے سے مستفید ہو رہی ہیں چنانچہ یہی رونا علامہ اقبال نے رویا ہے ؎

مگر وہ علم کے موتی کتابیں اپنے آبا کی ۔ جو دیکھیں ان کو یورپ میں تو دل ہوتا ہے سیپارہ

پاکستان جو کہ اسلامی ممالک کے لیے ایک قلعہ کی مانند ہے یہاں پر شرح خواندگی مایوس کن حد تک کمزور ہے ضرورت اس بات کی ہے کہ یہاں پر اس شرح کو بڑھانے کی کوشش کی جائے اس سلسلہ میں بنیادی بات کتابوں کی اشاعت و ترویج ہے کہ سب سے پہلے ایسی کتابیں آجائیں جو ہماری ملی ترقی کے ساتھ مادی میدان میں بھی کارآمد ثابت ہوں تاکہ ہماری نسلیں ہماری تاریخ ثقافت تمدن فنون اور کارہائے نمایاں سے واقف ہو سکیں۔

علمی میدان خواہ معاشیات کا ہو یا ریاضیات کا، سائنس کا ہو یا فزکس اور کیمیا کا انجینئری کا ہو یا عمرانیات کا کہ باقی کا نظام ہو یا ٹیکنالوجی کا اسی طرح اخلاقیات، ایمانیات اور ہمارے مسلمان ہونے کے ناطے جن علوم سے ہمیں بہرہ ور ہونے کی ضرورت ہے مثلاً تفسیر، حدیث، فقہ، اصول فقہ، علم کلام و عقائد و تاریخ اسلام کے علاوہ ادب، نظم و نثر اور وہ تمام علوم جن سے ہم استفادہ اور رہنمائی کر سکتے ہیں۔

ادارہ نیشنل بک فاؤنڈیشن صوبہ سرحد جو کہ وفاقی وزارت تعلیم کے زیر اہتمام کام کر رہا ہے کتابوں کی تقسیم اور ترویج علوم میں بنیادی کردار ادا کر رہا ہے فی زمانہ تعلیم بنیادی ضروریات میں شامل ہے حکومت وقت کو چاہیئے کہ تعلیم کا مفت انتظام کرے۔ نیشنل بک فاؤنڈیشن سرحد کی کارکردگی اگرچہ بہتر ہے تاہم ادارہ دینی لٹریچر، تفسیر حدیث، فقہ، اسلامی تاریخ اور اسلامیات کی اہم مستند کتابوں کی طباعت اور علمی و دینی حلقوں میں اس کی مفت تقسیم کا اہتمام کرنا چاہیئے۔ (ابو محمد یوسفزائی)

قارئین سے گذارش

یہ ہے کہ گذشتہ دو تین سال سے کاغذ کی گرانی، کتابت، طباعت اور بائینڈنگ پر دوہرے اخراجات کے باوجود "الحق" نے اپنے قارئین کو سالانہ زر تعاون میں اضافہ کی زحمت نہیں دی مگر اب جبکہ وسائل کی قلت، شدید مہنگائی اور اخراجات کی کثرت کے پیش نظر قارئین سے اصل لاگت کی بنیاد پر تعاون کے بغیر ادارہ کے لیے کام کرنا ممکن نہیں رہا اس لیے اپنے کرم فرماؤں اور مخلصین سے یہی درخواست ہے کہ آئندہ صرف ۱۰ روپے کا اضافہ اور وہ بھی ایک دینی ادارہ کی سرپرستی اور تعاون کی نیت سے قبول فرما کر سالانہ چندہ ۶۰ روپے بھیجا کریں، خدا کرے یہ معقول اضافہ قارئین کیلئے بار خاطر نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ سب کو اجر عظیم عطا فرماتے۔ (ادارہ)